Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سیرۃ حضرت ابوبکر صدیق رض

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

3(21)

سیرۃ
حضرت ابوبکر صدیق رض

30

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور و کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ابتدائی زندگی

جب ابوبکر صدیق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے ساتھی اور رفیق تھے۔ اسلام لانے کے پہلے ان کا نام عبدالکعبہ تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد آنحضرت صلعم نے اُن کا نام عبداللہ رکھا۔ ابوبکر ان کا نام نہیں کنیت ہے۔ لیکن وہ زیادہ تر اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ قریش بہت بڑا قبیلہ تھا۔ جو مکہ اور اُس کے آس پاس کے علاقہ میں پھیلا ہوا تھا۔ اُس کی کئی شاخیں تھیں۔ جن میں سے ایک شاخ بنی تیم کہلاتی تھی۔ حضرت ابوبکر بنی تیم ہی میں سے تھے اور ان کا خاندان بہت معزز سمجھا جاتا تھا۔ اُن کے والد کا نام عثمان تھا اور کنیت ابی قحافہ۔ اس زمانے میں کوئی خاص سن رائج نہ تھا۔ قریش کسی اہم واقعہ سے پیدائش اور موت کی تاریخوں کا حساب لگایا کرتے تھے۔ اور سن بھی یونہی بنتے ہیں۔ یعنی کسی اہم واقعہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سے لوگ تاریخوں کا حساب لگاتے ہیں - اور وہی سن بن جاتا ہے - اس زمانے میں قریش واقعہ فیل سے تاریخوں کا حساب کیا کرتے تھے فیل عربی زبان میں ہاتھی کو کہتے ہیں - ایک حبشی سردار بہت سے ہاتھی لے کے کعبہ کو ڈھانے آیا تھا - لیکن خدا کی قدرت کہ جب وہ مکہ پہنچا تو اس کی فوج اور ہاتھیوں پر تباہی آئی - اور وہ سب ہلاک ہو گئے - حضرت ابوبکر اس واقعہ سے ڈھائی برس کے بعد پیدا ہوئے - آنحضرت صلعم سے وہ عمر میں دو برس چھوٹے تھے -

اسلام لانے سے پہلے بھی حضرت ابوبکر کا شمار قریش کے بڑے معزز لوگوں میں ہوتا تھا، قریش اور عرب کے دوسرے قبیلے بالکل آزاد تھے - ان پر کوئی حاکم نہیں تھا - البتہ انہوں نے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اپنے علاقے کا انتظام کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا - کہ مختلف کام مختلف قبیلوں کے سپرد کر رکھے تھے - قریش کی دس بڑی بڑی شاخیں تھیں - ہر شاخ کے سپرد کوئی نہ کوئی کام تھا - جب کوئی اہم ضرورت آ پڑتی - تو یہ لوگ آپس میں مشورہ کر لیتے - مثلاً بنی ہاشم یعنی آنحضرت صلعم کے خاندان میں سے ایک شخص کے سپرد یہ کام تھا کہ حج کے موقع پر لوگوں کو پانی پلائے - بنو امیہ کے پاس قریش کا جھنڈا رہتا تھا - اور اس خاندان کا سردار جنگ کے موقع پر جھنڈا لئے فوج کے آگے ہوتا تھا - حضرت ابوبکر کے خاندان کا کام مقدموں کے فیصلے کرنا تھا - چنانچہ وہ اپنے خاندان کی طرف سے دیوانی اور فوجداری مقدموں کے فیصلے کرتے تھے - اور جب کسی مقدمہ میں کوئی مشکل آ پڑتی تھی - تو لوگوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کو جمع کر کے اُن سے مشورہ کرتے تھے ۔

حضرت ابوبکر کا پیشہ تجارت تھا ۔ وہ شام اور یمن جاتے تھے، اور وہاں سے کپڑا لا کے مکّہ میں بیچتے تھے ۔ وہ پہلی مرتبہ سفر پر نکلے ۔ تو اُن کی عُمر اٹھارہ برس کی تھی ۔ اس کے بعد کئی مرتبہ تجارت کے لئے سفر کیا ۔ تجارت کی وجہ سے عرب کے مختلف حصّوں کے لوگ اُنہیں اچھی طرح جانتے تھے ۔ اور اُن کی نیکی اور دیانتداری کی وجہ سے اُن کی عزّت کرتے تھے ۔ عربوں میں بہت سی بُرائیاں آ گئی تھیں ۔ وہ شراب کھلے بندوں پیتے تھے ۔ جوا کھیلتے تھے ۔ بعض عرب قبیلے ڈاکے ڈالتے راہ چلتوں کو لُوٹتے اور اس پر فخر کرتے تھے ۔ لیکن ابوبکر شروع سے بڑے نیک اور پرہیزگار تھے محنت مشقّت سے روزی کماتے غریبوں اور بیکسوں کی مدد کرتے ۔ شراب اُنہوں نے اسلام قبول

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

کرنے سے پہلے بھی کبھی نہیں پی - اور اسلام
لانے کے بعد تو اُن کی حالت ہی بدل گئی -
پہلے شعر کہا کرتے تھے - اور ان کا شمار بہت
اچھے شاعروں میں ہوتا تھا - لیکن مسلمان ہونے کے
بعد شعر کہنا بھی چھوڑ دیا ۔

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.
CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اسلام لانے کے بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس برس کی عمر میں نبوت ملی۔ اُس وقت حضرت ابوبکر اڑتیسویں برس میں تھے۔ اُن کی تجارت ترقی پر تھی۔ اور وہ اکثر تجارت کا مال لے کر شام اور یمن جایا کرتے تھے۔ آنحضرت سے اُن کی جان پہچان تو مدت سے تھی۔ لیکن آنحضرت کے نبوت پانے سے کوئی سال بھر پہلے میل جول بڑھا۔ اور حضرت ابوبکر آپ کے پاس آنے جانے لگے۔ وہ ایک دفعہ شام سے واپس آئے۔ تو لوگوں نے اُن سے کہا۔ کہ ابوطالب کے یتیم بھتیجے نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ حضرت ابوبکر اسی وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسولِ خدا نے انہیں اسلام لانے کو کہا تو انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت ابوبکر ان لوگوں میں ہیں۔ جو سب
سے پہلے اسلام لائے۔ عورتوں میں سب سے پہلے
حضرت خدیجہ اسلام لائیں۔ مردوں میں حضرت
ابوبکر۔ لڑکوں میں حضرت علی اور غلاموں میں حضرت
زید بن حارثہ۔ یہ چاروں ایک ہی زمانہ میں مسلمان
ہوئے۔ حضرت خدیجہ تو سب سے پہلے ایمان لائی
تھیں۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ باقی تین صحابیوں میں
سے کس نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوبکر کے
ماں باپ مدت تک اسلام نہیں لائے۔ ان کے
والد ابی قحافہ نے اپنے بیٹے سے اکیس برس کے
بعد یعنی فتح مکہ کے موقع پر نوّے برس کی عمر
میں اسلام قبول کیا۔ اور چھیانوے برس کی عمر
میں یعنی حضرت ابوبکر کی وفات سے دو اڑھائی
برس کے بعد وفات پائی۔ مکہ کے بہت سے
لوگوں نے حضرت ابوبکر ہی کے ذریعے آنحضرت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی خدمت میں حاضر ہو کے اسلام قبول کیا تھا۔ ان میں حضرت عثمان۔ حضرت زبیر۔ حضرت طلحہ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص جیسے لوگ شامل تھے۔ جنہوں نے اللہ کے سچے دین کی خاطر بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اور ہر امتحان میں پورے اترے۔ جس وقت حضرت ابوبکر نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ ان میں سے انہوں نے صرف پانچ ہزار درہم اپنے لئے رکھ لئے۔ اور باقی اسلام کو ترقی دینے کے لئے خرچ کر ڈالے۔

جن لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان پر کافر بڑی بڑی سختیاں کرتے تھے۔ ان میں جو لوگ آزاد تھے۔ اور اونچے خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے ان پر تو کسی کو ہاتھ اٹھانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ ہاں جو غلام مسلمان ہو گئے تھے۔ ان پر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بڑے ظلم توڑے جاتے تھے - ان میں ایک حبشی
غلام حضرت بلال بھی تھے - جن کے دل کو اسلام
نے نورانی کر رکھا تھا - اُن کا آقا اُنہیں مارتے
مارتے تھک جاتا تو دوپہر کے وقت ننگا کر کے مکہ
کی تپتی ریت پر لٹا دیتا - اور اُن کے سینے پر پتھر
کی سل رکھ دیتا تھا لیکن وہ اس حالت میں بھی
"احد احد" پکارتے تھے - اُن کا آقا اس طرح جھنجھلاتا
اور اُنہیں شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا - وہ
ان کے گلے میں رسّی ڈال کے گھسیٹتے پھرتے اور "احد
احد" کی صداؤں سے مکہ کے گلی کوچے گونج اُٹھتے
حضرت ابوبکر نے اُنہیں خرید کے آزاد کر دیا - اسی
طرح اُنہوں نے سات غلام جنہوں نے اسلام قبول
کیا - خرید کے آزاد کئے - اُن کے والد ابو قحافہ نے
دیکھا - تو کہنے لگے - تم کو غلام ہی خریدنا تھا -
تو بڑے ڈیل ڈول اور مضبوط ہاتھ پاؤں کے غلام

CC-0. In Public Domain: Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خریدتے - جن سے ضرورت کے وقت کوئی کام لیا
جا سکتا - ان کمزور اور مریل غلاموں کو جن سے
دو قدم چلا بھی نہیں جاتا - انہوں نے جواب دیا-
میں نے ان غلاموں کو کسی فائدہ کے لئے خرید کے
آزاد نہیں کیا - بلکہ میں نے یہ کام صرف اللہ کی
رضا جوئی کے لئے کیا ہے ؛

حضرت بلال جنہیں حضرت ابوبکر نے خرید کے آزاد
کیا - اس مرتبہ کے صحابیوں میں سے ہیں - کہ حضرت
عمر انہیں اپنا سردار کہتے تھے - ایک دفعہ اُن کا ذکر
آیا تو حضرت عمر کہنے لگے - ابوبکر ہمارے سردار ہیں -
اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا ہے ؛

شروع شروع میں تین برس تک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ نہیں
کی - اسلام چپکے چپکے پھیلتا رہا ، اور بہت سے
لوگ مسلمان ہو گئے - چوتھے برس آپ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کر دی - اس
پر لوگ بھڑک اٹھے اور مسلمانوں پر بڑی سختیاں
ہونے لگیں - انہیں دنوں ایک روز قریش کے بڑے
بڑے آدمی خانہ کعبہ میں جمع تھے - اور آنحضرت صلعم
ہی کا ذکر ہو رہا تھا - کہ آپ خود تشریف لے
آئے - ایک شخص بڑھ کے کہنے لگا - کہ کیا تو
ہی ہمارے خداؤں کی توہین کرتا ہے - آپ نے
فرمایا بے شک - یہ سنتے ہی کافر آپ سے لپٹ
گئے - کسی نے حضرت ابوبکر سے جا کے کہا - کہ اپنے
دوست کی خبر لو - انہیں یہ سن کے تاب نہ رہی
دوڑے دوڑے گئے - اور کافروں کو ہٹاتے ہوئے
آپ کے پاس پہنچے - پھر بڑے غصہ کے عالم میں
فرمایا - افسوس ہے - تم ایک شخص کو صرف یہ کہنے
پر مارے ڈالتے ہو کہ میرا رب اللہ ہے -
کافروں کو ان کا اس معاملہ میں دخل دینا بہت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ناگوار گزرا - سب کے سب ان پر پل پڑے -
اور اتنا مارا کہ سر پھٹ گیا ؛

جب کافروں کا ظلم بہت بڑھ گیا - تو بہت سے
مسلمان ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے - حضرت ابوبکر
کا جی آپ کو چھوڑ کے کہیں جانے کو تو نہیں چاہتا
تھا - لیکن جب مجبور ہو گئے - تو وہ بھی یمن
کے راستے حبشہ روانہ ہوئے - پانچویں منزل پر
ایک شخص سے جس کا نام ابن الاغنہ تھا - ملاقات
ہوئی - اس نے پوچھا - آپ کہاں جا رہے
ہیں - حضرت ابوبکر نے جواب میں کہا - میری قوم
نے مجھے نکال دیا ہے - اس لئے میں چاہتا ہوں
کہ کسی دوسری جگہ جا کے خدا کی عبادت کروں
ابن الاغنہ بولا آپ جیسا شخص جو اتنا مہمان نواز
غریبوں اور مسکینوں کا ہمدرد ہو - کیسے مکہ سے
نکالا جا سکتا ہے - میں آپ کی ضمانت دینے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پر آمادہ ہوں - مکہ چلیے اور وہیں خدا کی عبادت
کیجیے - وہ ابوبکر کو لے کے مکہ آیا - اور قریش
کے سرداروں سے ملا - انہوں نے اس شرط پر اس کی
ضمانت قبول کی - کہ ابوبکر کو خدا کی عبادت ہی
کرنا ہے تو اپنے گھر کے اندر عبادت کریں -
ابن الاغنہ نے حضرت ابوبکر سے کہا - انہوں نے یہ
بات مان لی اور کچھ روز یہ حال رہا - کہ وہ
Tilawat (तिलावत)
نماز گھر ہی میں پڑھتے - قرآن کی وہیں تلاوت
کرتے - پھر انہوں نے اپنے مکان کے احاطہ
میں ایک چھوٹی سی مسجد بنائی - وہیں نماز پڑھتے
وہیں قرآن کی تلاوت کرتے - چونکہ وہ دل کے نرم
تھے - تلاوت کرتے تو طبیعت پر ایسا اثر پڑتا -
کہ بے اختیار رونا شروع کر دیتے تھے - ان کے
رونے کی آواز سن کے لوگ راستہ چلتے چلتے رک
جاتے - اور کھڑے ہو کے سننے لگتے - ان لوگوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں عورتیں بھی ہوتی تھیں - اور بچے بھی - قریش کو اندیشہ ہوا - کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے مسلمان نہ ہو جائیں - ابن الاغنہ سے شکایت کی - وہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور انہیں سارا حال سنایا - انہوں نے جواب دیا - اب تم میرا ذمہ نہ لو - اور مجھے میرے خدا پر چھوڑ دو ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہجرت

مکّہ سے دو سو میل کے فاصلہ پر مدینہ کی بستی ہے - جسے اُن دِنوں یثرب کہتے تھے - وہاں کے کچھ لوگ مکّہ آئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے - اُن سے قرآن کی آیتیں سُنیں - مدینہ واپس جا کے اُنہوں نے دُوسرے لوگوں سے آپ کا ذکر کیا - چنانچہ ایک سال چھ دُوسرے بارہ اور تیسرے سال ۷۲ آدمی مدینہ سے مکّہ آئے - اور مسلمان ہو گئے - ان لوگوں کا اصرار تھا - کہ رسولِ خُدا مدینہ تشریف لے چلیں - آپ خود تو نہیں گئے - البتہ صحابہ کو اجازت دے دی اور وہ ایک ایک کر کے مدینہ جانے لگے - حضرت ابو بکر نے بھی مدینہ جانے کی اجازت چاہی - لیکن آپ نے یہ کہہ کے روک دیا -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہ تم ابھی ٹھہرو۔ شاید مجھے بھی اللہ کی طرف سے مدینہ جانے کی اجازت مل جائے۔ حضرت ابوبکر نے اسی وقت مدینہ چلنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کی پتیاں کھلانے لگے۔

ایک روز حضرت ابوبکر اپنے گھر میں بیٹھے تھے دوپہر کا وقت تھا۔ کہ کسی نے آ کے کہا۔ کہ رسول خدا تشریف لا رہے ہیں۔ آپ دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر کے ہاں کبھی نہیں آئے تھے۔ اس لئے حضرت ابوبکر نے کہا۔ ضرور کوئی بہت بڑا کام پڑ گیا ہے۔ کہ آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔ اتنے میں رسول خدا تشریف لائے۔ اور مکان کے اندر داخل ہوتے ہی کہنے لگے۔ جو دوسرے لوگ یہاں موجود ہیں انہیں ہٹا دو۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا۔ یہاں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کوئی غیر نہیں - میری دونوں لڑکیاں - آپ نے فرمایا
مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی - حضرت ابوبکر نے
پوچھا اور کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے - جواب
ملا - ہاں ۔

अस्मा

حضرت ابوبکر کی صاحبزادی اسما نے سفر کا سامان
تیار کیا - دستر خوان میں کھانا باندھا - مشکیزہ میں پانی
بھرا - پھر جب رات کا اندھیرا پھیلنے لگا - تو
آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر دونوں چپکے سے
نکلے اور اونٹنیوں پر سوار ہو کر ایک غار میں پہنچ
گئے - جو ثور کہلاتا تھا - تین دن دونوں
اسی غار میں رہے - حضرت ابوبکر کے خاندان
کے لوگوں کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھا - کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں - حضرت ابوبکر
کے فرزند عبداللہ شام کو غار میں جا پہنچتے -
رات وہیں گزارتے صبح سویرے مکہ پہنچتے - اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آنحضرت صلعم کے متعلق قریش میں جو مشورے ہوتے رہتے تھے۔ دن بھر اُن کی سُن گن لیتے ایک اور صاحب کو بھی اس بھید کا پتہ تھا۔ اُن کا نام عامر بن نہیرہ تھا۔ پہلے وہ غلام تھے۔ حضرت ابوبکر نے اُنہیں خرید کے آزاد کر دیا تھا۔ وہ حضرت ابوبکر کی اونٹنی چراتے پھرتے تھے۔ رات کو لوگوں کو آنکھ بچا کے اُسے غار کے منہ پر لے آتے۔ اور رسولِ خدا صلعم اور حضرت ابوبکر کو دُودھ پلا کے صبح ہونے سے پہلے اُسے ہانک کر دُور پہنچا دیتے تھے ؛

قریش تو آنحضرت صلعم کے جانی دُشمن تھے۔ اُنہیں یہ گوارا نہیں تھا۔ کہ آنحضرت صلعم مکہ سے بچ کے نکل جائیں۔ چنانچہ اُنہوں نے چاروں طرف اپنے آدمی پھیلا رکھے تھے۔ جو آپ کو تلاش کرتے پھرتے تھے۔ ابوجہل اور قریش کے دُوسرے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بڑے بڑے سردار خود بھی تلاش میں نکلے - اور
مدّت تک بھٹکتے پھرے - ایک مرتبہ یہ لوگ
غار کے منہ پر پہنچ گئے - لیکن اُن کی عقل پر
ایسا پردہ پڑ گیا تھا - کہ باہر ہی سے لَوٹ آئے
حضرت ابوبکر نے اُن کے قدموں کی چاپ سُنی -
تو بہت گھبرائے - لیکن رسولِ خدا نے نہایت اطمینان
سے فرمایا - ڈرو مت خُدا ہمارے ساتھ ہے -

چوتھے دِن غار سے نِکلے - اور اُونٹنیوں پر
سوار ہو کے چلے - دوپہر تک چلتے رہے - سُورج
سر پر آ گیا، تو ایک جگہ آرام کرنے کے لئے
اُترے - اِن چٹیل میدانوں میں درخت کہاں -
ایک پتھریلی گھاٹی کے دامن میں سایہ تھا حضرت
ابوبکر نے ہاتھ سے زمین جھاڑی اُسے برابر
کیا - پھر اس پر پوستین بچھا کے آنحضرت صلعم
سے کہا - کہ لیٹیے آرام کیجئے - میں پہرہ

बासन

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیکھا ہوں - رسولِ خدا سو گئے - حضرت ابوبکر نے
زمین صاف کرنی شروع کی - لیکن دشمنوں کا کھٹکا
برابر لگا ہوا تھا - اس لئے چاروں طرف دیکھے
جاتے تھے - قریش کے آدمی نہ آ رہے ہوں -
اتنے میں دور سے ایک چرواہا بکریوں کا گلہ ساتھ
لئے نظر آیا - وہ پاس آیا تو پوچھا دودھ ہے -
اس نے کہا ہاں - اس نے بکری کے تھن صاف
کرکے ایک برتن میں دودھ دوہا - حضرت ابوبکر نے
مشکیزہ سے تھوڑا سا پانی اس میں ملایا - اتنے میں
رسولِ خدا بھی جاگ اُٹھے تھے - انہوں نے دودھ
پیا - اور پھر پوچھا - ابھی چلنے کا وقت نہیں
آیا - حضرت ابوبکر نے کہا جی ہاں - تھوڑی
دیر میں چلتے ہیں - سورج ڈھل چکا - اور
دھوپ کی تیزی کم ہو گئی - تو پھر دونوں
اونٹنیوں پر سوار ہو کے چل نکلے ٭

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قریش نے آپ کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کر رکھا تھا۔ بہت سے لوگ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار آپ کی تلاش میں پھیلے ہوئے تھے۔ سراقہ ایک شخص تھا۔ جو اپنے قبیلہ میں بڑا بہادر سمجھا جاتا تھا۔ اس نے دور سے دیکھا کہ ساحل کے ساتھ ساتھ کچھ سوار جا رہے ہیں۔ سوچا ہو نہ ہو محمد (صلعم) اور ان کے ساتھی ابوبکر ہیں۔ ہتھیار لگا کے اور نیزہ ہاتھ میں لے کے گھوڑے پر سوار ہوا۔ آنحضرت صلعم کے قریب پہنچا تو گھوڑے کو ٹھوکر لگی۔ اور سراقہ زمین پر آ رہا۔ پھر گھوڑے پر سوار ہو کے نیزہ تانے بڑھا، لیکن پولی زمین میں گھوڑے کے پاؤں دھنس گئے۔ سوچا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی کہ ایسے نیک لوگوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا۔ گڑگڑا کے معافی مانگی۔ اور الٹا پھرا۔ راستے میں کچھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لوگ آپ کی تلاش میں جاتے ملے - اُنہیں یہ کہہ کے روکا - کہ تُم کہاں جا رہے ہو - ہیں محمد (صلعم) اور ابوبکر کی تلاش میں مارا مارا پھرا ہوں وہ اور کسی طرف نکل گئے ہوں گے - مدینہ کی طرف تو نہیں گئے ٭

اُدھر مدینہ میں یہ خبریں مشہور ہو رہی تھیں - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں لوگ صبح سویرے شہر سے باہر نکل کے آپ کی راہ دیکھتے - اور جب دھوپ تیز ہو جاتی - تو واپس چلے جاتے - ایک دن لوگ اسی طرح دیر تک انتظار کرنے کے بعد واپس جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو دُور سے آتے دیکھ لیا - اور چلا کے کہا - کہ جن کا تمہیں انتظار تھا - وہ آ رہے ہیں - یہ سُن کے لوگ پلٹ پڑے - آن کی آن میں یہ خبر ہر طرف پھیل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

گئی - اور لوگ بے تاب ہو کے اپنے گھروں سے نکل آئے۔

حضرت ابو بکر کی عمر اس وقت ۵۳ برس چھ مہینے تھی۔ آنحضرت صلعم ان سے ڈھائی سال بڑے یعنی ۵۳ برس کے تھے۔ لیکن رسول خدا کی داڑھی اور سر کے بال سیاہ تھے۔ حضرت ابو بکر کی داڑھی کر بڑی تھی۔ سر کے بال بھی کھچڑی تھے حضرت ابو بکر تجارت کے سلسلے میں اکثر مدینے آتے جاتے رہتے تھے۔ اس لئے لوگوں نے بآسانی انہیں پہچان لیا۔ رسول خدا گھر سے بہت کم نکلے تھے۔ اس لئے لوگ پہچانتے تو نہیں تھے۔ لیکن حضرت ابو بکر کو آپ کے ساتھ دیکھ کے بعض تو سمجھ گئے کہ رسول خدا یہی ہیں۔ بعض دھوکہ میں رہے۔ لیکن جب آپ کے چہرہ پر دھوپ پڑنے لگی اور حضرت ابو بکر نے چادر تان کے سایہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیا - تو شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی -
مدینہ کے تین میل کے فاصلہ پر قبا کی بستی ہے
آنحضرت صلعم پہلے یہیں اُترے اور چودہ دن یہیں
رہے - قبا ہیں آپ نے ایک مسجد کی بنیاد ڈالی -
اور پندرھویں دن قبا سے چل کے مدینہ پہنچے - جو
لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کے مکہ سے مدینہ آئے تھے
وہ مہاجرین یعنی ہجرت کرنے والے کہلاتے ہیں
اور مدینہ کے جن لوگوں نے اُن کی مدد کی وہ انصار
یعنی مدد کرنے والوں کے لقب سے مشہور ہیں -
مہاجرین کے پاس ٹھہرنے کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا -
اور بعض کو تو کافروں نے کچھ بھی نہیں لانے دیا تھا
آنحضرت صلعم نے مدینہ پہنچنے کے بعد مہاجرین اور
انصار کو ایک جگہ جمع کر کے اُن میں سے دو
دو شخصوں یعنی ایک انصاری اور ایک مہاجر کو
بُلا کے فرماتے گئے - کہ آج سے تم دونوں بھائی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بھائی ہو۔ انصار نے یہ بھائی چارہ جس طرح نباہا
سگے بھائی بھی نہیں نباہ سکتے۔ رسولِ خدا نے حضرت
خارجہ بن زید انصاری کو حضرت ابوبکر کا بھائی بنا
دیا تھا۔ وہ سُنح میں جو مدینہ کا ایک محلہ ہے،
رہتے تھے۔ اس لیئے شروع شروع میں حضرت
ابوبکر وہیں ٹھہرے اور وہیں بال بچہ کو بلایا
جب وہ مدینہ آئے تو اُن کے پاس پانچ ہزار
درہم تھے۔ اس روپے سے اُنھوں نے مدینہ میں
تجارت شروع کر دی۔ اللہ نے کام میں بڑی
برکت دی۔ اور وہ اور اُن کے کُنبہ کے لوگ
بڑے اطمینان سے زندگی بسر کرنے لگے۔

رسولِ خدا مدینہ میں سات مہینے حضرت ابو
ایوب کے مکان کے پاس ہی زمین کا ایک ٹکڑا
لے کے مسجد تعمیر کی گئی۔ اور جو صحابہ ہجرت کر
کے آئے تھے۔ مسجد کے گرد ان کے مکان

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بنے - خود آنحضرت صلعم مسجد کے ساتھ کے حجروں
میں رہتے تھے - اُن سے ذرا ہٹ کے حضرت
ابوبکر کا مکان تھا - لیکن حضرت ابوبکر زیادہ
سُنخ ہی میں رہتے تھے - رسولِ خدا کی وفات کے
بعد مستقل طور پر اس مکان میں آ اٹھ آئے -
مسجد اور اُس کے آس پاس کے یہ مکان کچّی
اینٹ کے تھے - کھجور کی لکڑی کے ستون - کھجور
کے پتّوں کی چھت - چھت بس اتنی اونچی - کہ کھڑے
ہو کے ہاتھ اُٹھاتے تھے تو چھت سے جا لگتا تھا
حضرت ابوبکر کے ماں باپ مسلمان نہیں ہوئے تھے -
اس لئے وہ بھی مکّہ میں رہے - بڑے لڑکے
عبدالرحمن اور اُن کی والدہ نے بھی اسلام قبول نہیں
کیا تھا - وہ بھی مکّہ میں رہے - البتہ دُوسرے
لڑکے عبداللہ اور دو لڑکیاں یعنی حضرت اسما اور
عائشہ مسلمان ہو گئی تھیں - یہ سب لوگ مدینہ اٹھ آئے تھے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہجرت کے بعد

مدینہ میں پہنچنے کے بعد قریش سے لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہوا، پہلے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں - پھر کئی بڑے بڑے معرکے ہوئے - ان لڑائیوں میں حضرت ابوبکر بھی شریک تھے - سب سے پہلا معرکہ اس طرح ہوا کہ مکہ کا ایک سردار ابوسفیان شام سے تجارت کا سامان لے کے واپس آرہا تھا - مسلمانوں کو خبر ملی - تو انہوں نے اسے روکنا چاہا - ابوسفیان نے مدد کے لئے قاصد دوڑائے - مکہ میں یہ خبریں پہنچیں تو قریش نے ایک ہزار سپاہیوں کے ساتھ جن میں سو سواروں کا ایک رسالہ بھی تھا - مدینہ پر چڑھائی کی - ادھر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرہ سو تیرہ جاں نثاروں کو لے کے مدینہ سے نکلے - مدینہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سے کچھ فاصلہ پر بدر ایک بستی ہے - یہاں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوتے ۔

مدینہ سے چلتے وقت رسولِ خدا نے صحابہ کو مشورہ کے لئے جمع کیا - سب سے پہلے حضرت ابوبکر نے ایک پر زور تقریر کی - پھر انصار میں سے سعد بن معاذ اُٹھے، اور کہا - کہ خدا کی قسم رسولِ خدا کا حکم ہو تو ہم سمندر میں بھی کود پڑیں - مسلمان بدر کی طرف روانہ ہو گئے اور بے سروسامانی کا یہ حال تھا - کہ پورے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے - اور تو اور کسی کے پاس پورے ہتھیار بھی نہیں تھے - تلواریں زنگ آلود - اُن کے نیام بوسیدہ لیکن کاٹ اور روانی کا یہ حال تھا کہ فولادی زرہوں کے ٹکڑے اُڑا دیئے - صحابہ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کے لئے میدانِ جنگ کے کنارے ایک چھوٹا سا سائبان بنا دیا تھا -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور حضرت ابوبکر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے پہرہ دے رہے تھے۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ اور آپ خود لڑائی میں شریک ہوتے تو دہنے ہاتھ کے سپاہیوں کے افسر حضرت ابوبکر تھے۔ اور بائیں ہاتھ کے سپاہیوں کو حضرت علی لڑا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر کے بڑے بیٹے عبدالرحمن ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور کافروں کے لشکر میں شامل ہو کے لڑنے آئے تھے۔ بہت مدّت کے بعد عبدالرحمن نے اسلام قبول کیا۔ تو ایک روز اپنے والد سے کہنے لگے کہ بدر کی لڑائی میں ایک موقع پر میری تلوار کی زد میں آ گئے تھے۔ لیکن میں نے وار نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ اگر تو میری زد میں آ جاتا۔ تو میں کبھی نہ چھوڑتا بدر کی لڑائی اصل میں کفر اور اسلام کی لڑائی تھی۔ بیٹا باپ کے سامنے تلوار کھینچے کھڑا تھا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بھائی بھائی کا مقابلہ کر رہا تھا - آخر مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافروں کے بڑے بڑے سردار جن میں مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل بھی تھا - مارے گئے -

اگلے سال قریش بدر کی لڑائی کا بدلہ لینے تین تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ مدینہ پر چڑھ آئے - مدینہ کے پاس اُحد ایک پہاڑ ہے - رسول خدا نے سات سو جان نثاروں کے ساتھ اس پہاڑ کے قریب کافروں کو روکا - اُحد مسلمانوں کی فوج کے پیچھے تھا اور پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ پہاڑ کی گھاٹی پر مقرر کر دیا گیا تھا - تاکہ کافر پیچھے سے حملہ نہ کر دیں - یہ لڑائی اس پہاڑ کے نام پر اُحد کی لڑائی کہلاتی ہے ؎

اُحد کی لڑائی میں بھی مسلمانوں ہی کا پلہ بھاری رہا - اور کافروں کے پاؤں اُکھڑ گئے - لیکن جن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تیر اندازوں کو پہاڑ کی گھاٹی پر مقرر کیا گیا تھا -
اُنہوں نے بڑی غلطی یہ کی کہ کافروں کا پیچھا کرنے
کے لیئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے - اور قریش کے
ایک دستے نے جو اسی موقع کے انتظار میں تھا -
پہاڑ کی گھاٹی خالی پا کے حملہ کر دیا - اس لڑائی
میں رسُولِ خُدا کے چچا حضرت حمزہ جو بڑے بہادر
سپاہی تھے - ایک حبشی غلام وحشی کے ہاتھوں
شہید ہو گئے - خود رسُول خُدا صلی اللہ علیہ وسلم
زخمی ہو گئے - اور انہیں اپنے درمیان نہ دیکھ
کے مسلمانوں میں بڑی بد دلی پھیل گئی - اس موقع پر
سب سے پہلے حضرت ابوبکر آنحضرت صلعم کی خدمت
میں پہنچے - پھر دُوسرے صحابی حاضر ہوتے - مسلمانوں
نے پھر صفیں جمائیں لیکن کافروں کو اب مسلمانوں پر
حملہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا اور وہ اتنی کامیابی ہی
کو غنیمت سمجھ کے واپس چلے گئے ؞

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت ابوبکر کے بڑے بیٹے عبدالرحمن اس دفعہ بھی مسلمانوں سے لڑنے آئے تھے۔ انہوں نے جب میدان میں آکے پکارا۔ کہ میرے مقابلہ پر کون آتا ہے؟ تو حضرت ابوبکر تلوار سونت کے بڑھے۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا۔

اُحد کے بعد خندق کی مشہور لڑائی ہوئی۔ یعنی قریش دس ہزار سپاہیوں کو لے کے مدینہ پر چڑھ آئے۔ رسول خدا نے مدینہ کے گرداگرد چوڑی کھائی کھدا دی۔ عربی میں کھائی کو خندق کہتے ہیں۔ اس لئے یہ لڑائی خندق کی لڑائی کہلاتی ہے۔ دشمن ایک مہینہ تک مدینہ کو گھیرے پڑے رہے۔ کئی مرتبہ حملے بھی کئے۔ لیکن ہر مرتبہ شکست کھائی۔ اس لڑائی میں حضرت ابوبکر فوج کا ایک دستہ لے کر خندق کی حفاظت کر رہے تھے۔ رسول خدا نے اس موقع پر جہاں مقرر کیا تھا۔ وہاں آگے چل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے ایک مسجد بنا دی گئی ۔ جو مسجد صدیق کے نام سے
مشہور ہوئی ۔ یہ مسجد اب موجود نہیں ہے ۔

حضرت ابو بکر خیبر کی لڑائی اور صلح حدیبیہ میں
آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے ۔ صلح حدیبیہ اِس طرح
ہوئی کہ رسولِ خدا نے ہجرت کے چھٹے سال حج
کا ارادہ کیا ۔ اس سفر میں چودہ سو صحابی آپ کے
ساتھ تھے ۔ چونکہ جنگ کا ارادہ نہیں تھا ۔ اس لئے
ہتھیار بھی ساتھ نہیں لئے تھے ۔ قریش کو خبر
پہنچی تو گھبرائے ، اور مقابلہ کی تیاریاں کرنے لگے ۔
ادھر آنحضرت صلعم حدیبیہ میں جو مکہ سے ایک
منزل کے فاصلہ پر ہے ۔ پہنچ کر رک گئے ۔
قریش کی طرف سے ایک شخص گفتگو کرنے آیا ۔
اور بڑی گستاخی سے باتیں کیں ۔ اس گفتگو کا کوئی
نتیجہ نہ نکلا ۔ رسولِ خدا نے حضرت عثمان کو
بات چیت کرنے مکہ بھیجا ۔ قریش نے انہیں نظر بند

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کر لیا - یہاں یہ خبر اُڑی کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے - آنحضرت کو یہ سُن کے سخت افسوس ہوا اور ببول کے ایک درخت تلے بیٹھ کے مسلمانوں سے عہد لیا کہ ہم حضرت عثمان کا بدلہ لینے کے لیئے اپنی جانیں نثار کر دیں گے -

قریش کو جب معلوم ہوا - کہ مسلمان حملہ پر آمادہ ہیں - تو اُنہوں نے یہ پیغام بھیجا کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں - اور اگلے سال حج کرنے آئیں - حدیبیہ میں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان عہد نامہ لکھا گیا - اور دونوں میں صلح ہو گئی چونکہ اس صلح کی شرطیں ایسی تھیں جن سے یہی معلوم ہوتا تھا - کہ کافروں نے جو چاہا منوا لیا اس لیئے حضرت عمر بہت پریشان ہوئے - اور آنحضرت صلعم کے سامنے بڑی گستاخی سے باتیں کیں - پھر حضرت ابوبکر سے مِلے - اور وہی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت ابو بکر کا حال تو یہ تھا۔ کہ رسولِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے تھے۔ اُنہیں اُن کے
ماننے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ
کی باتیں سُن کے بھی اُن کی زبان سے یہی نکلا۔
کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ خدا اُن کی مدد کریگا
تم اُن کی رکاب تھامے رکھو۔ اور اُن کی پیروی
کرو۔ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں ؀

حضرت ابوبکر کا سینہ، ایمان کا خزینہ تھا۔ اُن
کا قدم کبھی نہیں ڈگمگایا۔ اسلام کی سچائی کے بارے
میں اُن کے دِل میں کبھی شک نہیں پیدا ہوا۔
اور اُن کی اسی خوبی کی وجہ سے اُنہیں صدیق
کا لقب مِلا۔ حضرت عمرؓ نے حدیبیہ کے موقع پر
آنحضرت صلعم کے سامنے بڑی گستاخی سے باتیں کیں
تھیں۔ یہ پھانس ساری عمر دِل میں کھٹکتی رہی۔ روزے
رکھے۔ خیرات کی۔ اور ہمیشہ گڑگڑا کر خدا سے اِس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قصور کی معافی مانگتے رہے - آنحضرت تین دِن
حدیبیہ میں رہے - چوتھے دِن چلے تو راستہ میں
خُدا کا پیغام آیا - کہ ہم نے تجھے کھُلی ہوئی فتح
عنایت کی - حضرت عمرؓ نے پُوچھا "کیا یہ فتح ہے"
رسُولِ خُدا نے جواب دیا - "ہاں" یہ سُن کر حضرت
عمر کی تسلّی ہو گئی - اور بعد کے واقعات سے
تو صاف ثابت ہو گیا کہ حدیبیہ کی صلح جسے قریش
اپنی فتح سمجھتے تھے - اصل میں مُسلمانوں کی فتح تھی،
کیونکہ اِس صُلح کی وجہ سے مسلمانوں اَور کافروں
میں میل جول بڑھا - اور بہت سے لوگ جنہیں
اسلام قبُول کرنے میں ابھی تک ہچکچاہٹ تھی -
مُسلمان ہو گئے ۔

حدیبیہ سے واپس آنے کے بعد یہُودیوں سے
لڑائی چھڑی اور رسُول خدا کو خیبر جانا پڑا - یہاں
یہودیوں کے بہت سے قلعے تھے جو ایک ایک کر کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

چھین لئے گئے۔ اس واقعہ سے اگلے سال قریش نے حدیبیہ کا معاہدہ توڑ ڈالا۔ آنحضرت نے دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی۔ قریش میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ مقابلہ کر سکتے۔ امان مانگی۔ اور سب کو معاف کر دیا گیا۔ حضرت ابوبکر اپنے والد ابو قحافہ کو آپ کی خدمت میں لائے۔ ان کی عمر اس وقت نوّے برس کی تھی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ابوبکر تم نے بڑے میاں کو اتنی تکلیف کیوں دی۔ انہیں گھر پر ہی رہنے دیا جاتا۔ میں وہیں ان سے مل لیتا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کی خدمت میں انہیں کو حاضر ہونا چاہیئے تھا۔ چنانچہ ابو قحافہ نے کلمہ پڑھا۔ اور مسلمان ہو گئے۔

فتح مکہ نے قریش کا زور توڑ دیا۔ لیکن بعض دوسرے قبیلے مقابلہ پر آمادہ تھے۔ چنانچہ حنین کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی وادی میں اُن سے مقابلہ ہوا ۔ مسلمانوں کے لشکر میں مکّہ کے لوگ بھی تھے ۔ دشمن کے تیر انداز نے تیر برسانے شروع کئے ۔ تو یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے ۔ اور انہیں بھاگتے دیکھ کے باقی فوج کے پاؤں بھی اُکھڑ گئے ۔ اور رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص خاص صحابہ کے سِوا جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت علی بھی تھے ۔ اور کوئی نہ رہا ۔ آنحضرت نے دہنی طرف دیکھ کے پُکارا "اے گروہ انصار" آواز آئی ہم حاضر ہیں ۔ پھر بائیں طرف پلٹ کے پُکارا ، اُدھر سے بھی "حاضر حاضر" کی آوازیں آئیں ۔ اور سارے مسلمان پلٹ کے اِس زور سے دشمن پر گرے کہ اُس کے قدم اُٹھ گئے ۔

اِس زمانے میں دُوسرے مُلکوں نے مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی تھی اِن میں شام کا مُلک جب

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی حکومت عیسائیوں کے قبضہ میں تھی - آگے آگے تھا - فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے رسولِ خدا نے عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک فوج بھیجی تھی - موتہ کے مقام پر اس فوج کو جو بہت چھوٹی سی تھی - ایک لاکھ عیسائیوں کے لشکر سے مقابلہ کرنا پڑا - اور اس معرکہ میں بعض بڑے بڑے صحابی مثلاً حضرت زید بن حارث جو سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے تھے - اور آنحضرت کے چچیرے بھائی جعفر طیار شہید ہو گئے تھے - فتح مکہ سے واپس آنے کے بعد پھر اس قسم کی خبریں آنی شروع ہوئیں کہ عیسائی مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں - آنحضرت نے چاہا کہ عیسائیوں کو مدینہ میں آنے کا موقع دینے کی بجائے انہیں بڑھ کے روکا جائے - چنانچہ لڑائی کی تیاریاں شروع ہوئیں - لیکن اس سال عرب میں قحط پڑا ہوا تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سارے مسلمانوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اونٹ گھوڑے اور نقد روپیہ دیا حضرت عبدالرحمن بن عوف نے چالیس ہزار درہم پیش کئے۔ حضرت عثمان نے سو گھوڑے۔ نو سو اونٹ ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضرت عمرؓ اپنے حصّہ کا سامان لے کے حاضر ہوئے۔ تو آنحضرت نے پوچھا عمرؓ بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا عرض کیا گھر میں جو کچھ تھا اُس میں سے آدھا لے آیا ہوں۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ حاضر ہوئے تو گھر میں جو کچھ تھا۔ سب لے آئے۔ آپ نے پوچھا۔ ابوبکر بال بچوں کے لئے کیا رکھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ اللہ اور اللہ کا رسول ؐ

اس فوج میں تیس ہزار سپاہی تھے۔ اتنی بڑی فوج مسلمانوں نے پہلے کبھی اکٹھی نہیں کی تھی۔ ساری فوج کا انتظام حضرت ابوبکرؓ کے سپرد تھا۔ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سپہ سالار تھے۔ شام کی سرحد پر تبوک ایک لبنی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اس بستی تک پہنچ کے واپس آ گئے۔ لیکن عیسائی مقابلہ پر نہ آئے تبوک سے واپس آئے تو حج کا زمانہ قریب تھا۔ آنحضرت خود تو حج کرنے نہیں گئے۔ البتہ تین سو آدمیوں کا ایک قافلہ مکہ بھیجا۔ حضرت ابو بکر اس قافلہ کے سردار یعنی امیر حج تھے۔ اگلے سال یعنی ہجرت کے دسویں برس رسول خدا خود حج کرنے گئے۔ یہ حجۃ الوداع یعنی آنحضرت صلعم کا آخری حج تھا۔ اس سفر میں بھی حضرت ابو بکر آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے ؛

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رسول خدا کی وفات

حجۃ الوداع سے واپس آنے کے بعد ہجرت کے گیارھویں برس صفر کے مہینے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہوا۔ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی حضرت عائشہ رسول خدا کو بیاہی ہوئی تھیں آنحضرت بیماری کے زمانے میں انہیں کے حجرے میں اُٹھ گئے۔ شروع شروع میں تو آپ خود نماز پڑھاتے رہے۔ جب مرض بڑھ گیا تو فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ امامت کرائیں۔ اس روز سے حضرت ابوبکر نے نماز پڑھانی شروع کی۔ ایک روز مرض کسی قدر کم ہوا تو رسول خدا دو صحابیوں کا سہارا لے کے مسجد میں تشریف لائے۔ ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے۔ رسول خدا اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ اُنھوں نے آپ کو دیکھ کے پیچھے ہٹنا چاہا۔ لیکن آپ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے اشارہ سے فرمایا - کہ اپنی جگہ پر رہو ؎
ایک روز صبح کے وقت مسلمان نماز کے لئے
صفیں باندھ چکے تھے - کہ آنحضرت صلعم کے حجرے
کا پردہ اٹھا - حضرت ابوبکر سمجھے - شاید آپ خود نماز
پڑھانے تشریف لا رہے ہیں - اس لئے اپنی جگہ
سے اٹھے - آپ نے اشارہ کیا کہ آگے بڑھ کے
نماز پڑھاؤ - حضرت ابوبکر نے نماز شروع کی - اور
آپ نے پردہ ڈال لیا - اسی روز شام سے
کچھ دیر پہلے آپ کا انتقال ہو گیا - سُنخ میں
بھی حضرت ابوبکرؓ کا ایک مکان تھا - وہ اُس
روز تھوڑی دیر کے لئے وہاں چلے گئے تھے -
واپس آئے - تو مسجد سے ہوتے ہوئے سیدھے حضرت
عائشہ کے حجرہ میں پہنچے - رسول خدا کی نعش پر
چادر پڑی تھی - اُسے ہٹا کے چہرہ دیکھا - پھر
بوسہ دیا - اور رو کے کہا - میرے ماں باپ آپ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پر قربان آپ زندگی اور موت دونوں میں پاک تھے - جو موت آپ کے لئے لکھ دی گئی - وہ آ چکی اب آپ پر کبھی موت نہیں آئے گی ؛

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کے مسلمان سناٹے میں آگئے - جو تھا، وہیں رہ گیا صحابہ کو یقین نہیں آتا تھا - کہ رسول خدا نے وفات پائی - حضرت عمرؓ نے تو یہ حال دیکھ کے تلوار کھینچ لی تھی - کہ جو شخص کہے گا - آنحضرت صلعم نے وفات پائی - میں اس کی گردن اڑا دوں گا - چنانچہ حضرت ابوبکر جب حضرت عائشہ کے حجرے سے ہو کے مسجد میں آئے - تو حضرت عمر لوگوں سے قسم کھا کے کہہ رہے تھے - کہ رسول خدا نے وفات نہیں پائی - آپ عنقریب اٹھیں گے اور منافقوں کو سزا دیں گے - حضرت ابوبکر نے ان سے کہا :- "بیٹھ جاؤ" لوگ جو حضرت عمرؓ کو گھیرے کھڑے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھے۔ اُنہیں چھوڑ کے حضرت ابو بکر کے گرد جمع ہو گئے ؟

حضرت ابوبکر نے تقریر شروع کی۔ اور فرمایا۔ لوگو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا۔ وہ جان لے۔ کہ وہ تو گزر گئے۔ اور جو اللہ کو پوجتا تھا اُسے معلوم ہونا چاہیئے؛ پھر یہ آیت پڑھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فقط اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں۔ یہ سُن کے حضرت عُمر کو آنحضرت کی وفات کا لیقین ہو گیا۔ اور وہ اس صدمہ سے نڈھال ہو کے گر پڑے۔

آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد انصار اس سوال پر غور کرنے کے لیئے ایک جگہ جمع ہوئے۔ کہ مسلمانوں کا امیر کسے بنایا جائے۔ حضرت ابوبکر کو خبر ملی۔ تو وہ بھی حضرت عُمر اور ایک اور مشہور صحابی حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ لے کے

अबु उबैदा बिन जर्राह

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہاں پہنچے - اِس موقع پر مسلمانوں میں پھوٹ کا بڑا خطرہ تھا - لیکن حضرت ابوبکر نے معاملہ کو بڑی خوبی سے سنبھالا - اور کہا - کہ عمرؓ یا ابوعبیدہؓ دونوں میں سے کسی کو اپنا امیر چُن لو - لیکن حضرت عمرؓ نے بڑھ کے کہا - کہ ہم آپ کو اپنا امیر چُنتے ہیں - پہلے اُنہوں نے بیعت کی - پھر دوسرے لوگ بیعت کرنے بڑھے - اور اس طرح حضرت ابوبکر کو مسلمانوں کا امیر یعنی خلیفہ چُن لیا گیا ؂

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت ابوبکر کی خلافت

حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے ۔ تو اُن کی عمر ۶۱
برس کے قریب تھی ۔ اُن کا جسم اکہرا تھا ۔ رنگ
گورا ۔ کمر جھکی ہوئی ، اُونچی پیشانی ۔ آنکھیں کسی
قدر دھنسی ہوئی ۔ بال گھونگھر والے تھے ۔ سر کا اگلا
حصہ بالوں سے خالی آئے ۔ مدینہ آئے ۔ تو داڑھی
کے بال کھچڑی تھے ۔ لیکن یہاں آئے تو داڑھی
کے بال کھچڑی تھے ۔ لیکن یہاں آنے کے بعد انہوں
نے خضاب کرنا شروع کیا ۔ جس سے اُن کی داڑھی
کی رنگت سُرخ ہو گئی ۔ وہ بات بہت کم کرتے
تھے ۔ لیکن جو کچھ کہتے تھے ۔ وہ بہت اچھا تُلا ہوتا
تھا ۔ دِل کے بہت نرم تھے ۔ اسلام قبول کرنے
سے پہلے بھی اُن کی سخاوت نیکی اور پرہیزگاری
کی بڑی شہرت تھی ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خلافت سے پہلے تجارت کرتے تھے۔ روزانہ چادریں کندھے پر رکھ کے لے جاتے تھے۔ اور بازار میں بیچ ڈالتے۔ خلیفہ بننے کے بعد بھی یہی طریقہ رہا۔ لیکن خلافت کے کام کاج کی وجہ سے جب کاروبار کرنا ناممکن ہو گیا۔ تو صحابہ نے اُن کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ وظیفہ بہت معمولی تھا۔ یعنی اُنہیں بس اتنا خرچ ملتا تھا۔ کہ اپنا گزارہ کر سکیں۔ ایک مرتبہ اُن کی بیوی نے مٹھائی کی فرمائش کی۔ اُنہوں نے جواب دیا میرے پاس کچھ نہیں۔ اُن کی بیوی نے روز کے خرچ میں سے کچھ پیسے بچانے شروع کئے۔ جب خاصے ہو گئے۔ تو حضرت ابوبکر سے کہا اب مجھے مٹھائی لا دیجئے۔ اُنہوں نے پیسے لے کے کہا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مجھے میری ضرورت سے زیادہ وظیفہ ملتا ہے۔ چنانچہ وہ پیسے خزانے میں جمع کرا دیئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور اپنا وظیفہ کم کر دیا :-

حضرت ابو بکر خلافت سے پہلے سُنخ میں رہتے
تھے - جو مدینہ کے پاس ایک چھوٹی سی بستی ہے -
سُنخ کے جس مکان میں رہتے تھے - وہ مکان کیا تھا
ایک چھوٹا سا خیمہ تھا - جو اُونٹ کے بالوں کے
کمبل تان کے بنا لیا گیا تھا - خلیفہ بننے کے بعد
چھ مہینے اسی مکان میں رہے - پھر مسجد نبوی کے
پاس کے ایک حُجرہ میں اُٹھ آئے :-

اُن میں انسانی ہمدردی کُوٹ کُوٹ کے بھری
ہوئی تھی - بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتے تھے
اپنا کام کاج چھوڑ کے بیماروں کی تیمارداری کرنے
جا پہنچتے - اور ساری ساری رات دوڑتے اور اُن
کی خدمت کرتے رہتے تھے - سنخ میں آتے تھے -
تو بچے "بابا بابا" کہہ کے دوڑتے اور اُنہیں لپٹ
جاتے - لڑکیاں بکریوں کا دُودھ دوہنے کو کہتیں - تو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دُودھ دوہ دیتے ۔ اور ضرورت پڑتی ۔ تو اُن کی بکریاں چرا لاتے ۔

اُنہیں اس بات کا بڑا خیال رہتا تھا ۔ کہ قرآن سے کوئی بات ذرّہ بھر اِدھر اُدھر نہ ہونے پائے ۔ کسی بات کا فیصلہ کرنا ہوتا تھا ۔ تو پہلے قرآن کی طرف توجہ کرتے ۔ قرآن میں کوئی حکم نہ ملتا ۔ تو لوگوں سے پوچھتے ۔ کہ رسُول خدا نے کبھی اس معاملہ میں کوئی حکم دیا ہے یا نہیں ۔ رسُول خدا کا کوئی حکم بھی نہ ملتا تو بڑے بڑے صحابہ کو جمع کر کے اُن سے مشورہ کرتے ۔ اور جو رائے وہ دیتے اُسی پر عمل کرتے ۔ کبھی ایسا نہیں ہوا ۔ اُنہوں نے کوئی ایسا حکم دیا جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو ۔ یا صحابہ کی رائے لئے بغیر اپنی رائے سے کوئی فیصلہ کر ڈالا ہو ؛

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اندرونی فتنے

حضرت ابوبکرؓ نے جب خلافت سنبھالی۔ تو مسلمانوں پر بڑا کٹھن وقت تھا۔ شام کی عیسائی حکومت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں چھیڑ چھاڑ شروع ہو چکی تھی۔ رسولِ خدا نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے شام پر چڑھائی کرنے کے لئے فوج بھیجنی چاہی اور اسامہ بن زید کو جو ایک نوجوان صحابی تھے۔ اس لشکر کا سردار مقرّر کیا۔ ابھی یہ فوج روانہ نہیں ہوئی تھی۔ کہ رسول خدا کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی وفات کے بعد یہ خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ کہ بعض قبیلے جنہیں مسلمان ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ اسلام سے پھر گئے ہیں۔ اور بعض قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اسی زمانے میں بعض

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پاکھنڈی جن کے سروں میں بادشاہی کی ہوا سمائی ہوئی تھی ۔ نبی بن بیٹھے ۔ اُنہوں نے بہت سے قبیلوں کو گمراہ کرکے اپنے ساتھ ملا لیا ۔ یہ حالت دیکھ کے بعض صحابہ نے حضرت ابو بکر کو مشورہ دیا کہ اُسامہ کو روک لیا جائے ۔ تا کہ مدینہ پر حملہ ہو تو ہم اطمینان سے مقابلہ کر سکیں ۔ حضرت ابو بکر نے جواب دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس لشکر کو شام کی سرحد پر حملہ کرنے بھیجا ہے ۔ اُسے میں کیونکر روک سکتا ہوں ۔ حضرت اسامہ کی عمر سترہ برس کی تھی ۔ اس لیے کچھ لوگوں نے کہا ۔ کہ آپ اس لشکر کو بھیجنا ہی چاہتے ہیں تو اُسامہ کی جگہ کسی تجربہ کار شخص کو جو ایسے معرکے دیکھ چکا ہو ۔ سپہ سالار مقرر کیجئے ۔ یہ سن کے حضرت ابو بکر کو غصہ آ گیا اور اُنہوں نے فرمایا ۔ "تم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیا کہہ رہے ہو۔ جس شخص کو رسولِ خدا نے لشکر کا سردار بنایا۔ اُسے کون الگ کر سکتا ہے؟

اُسامہ نے کُوچ کیا۔ تو حضرت ابوبکر دُور تک اُنہیں چھوڑنے گئے۔ اُسامہ گھوڑے پر سوار تھے۔ اور حضرت ابوبکر اُن کے ساتھ ساتھ پیدل جا رہے تھے۔ اُسامہ نے عرض کیا۔ کہ یا تو آپ بھی گھوڑے پر سوار ہو جائیے۔ یا مجھے اُترنے کی اجازت دیجئے۔ فرمانے لگے نہ میں خود سوار ہوں گا نہ تمہیں گھوڑے سے اُترنے دُوں گا۔ اسلامی لشکر رخصت ہونے لگا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا:-

"لوگو ذرا ٹھہر جاؤ۔ میں تمہیں چند نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں اچھی طرح پلّے باندھ لو۔ دیکھو خیانت نہ کرنا۔ مال نہ چھپانا۔ بے وفائی سے بچنا۔ لڑائی میں کسی کے اعضا نہ کاٹنا۔ بُوڑھوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بچوں اور عورتوں پر تلوار نہ اُٹھانا۔ پھل والے درختوں کو نہ کاٹنا۔ دوسرے مذہبوں کے جو لوگ دُنیا سے الگ تھلگ ہو کے عبادت کر رہے ہیں۔ اُنہیں نہ چھیڑنا۔

اس لشکر نے شام کی سرحد پر کئی حملے کئے۔ اور عیسائیوں پر مسلمانوں کی بہادری کی دھاک بٹھا کے واپس آ گیا۔ لیکن جن دنوں اسامہ شام کی سرحد پر حملے کر رہے تھے۔ بہت سے قبیلے جو اسلام سے پھر گئے تھے۔ اور مدینہ کے آس پاس رہتے تھے۔ مدینہ پر چڑھ آئے۔ یہ قبیلے جن پر دُنیا کے مال و دولت کی حرص غالب تھی۔ کہتے تھے کہ ہم نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کو تیار ہیں۔ لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ بعض صحابیوں نے حضرت ابوبکر کو مشورہ دیا کہ اس کڑے وقت میں جب

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نجد اور یمن کے بہت سے قبیلے قابو سے
باہر ہو رہے ہیں - ان لوگوں سے نرمی برتنی
چاہیئے - لیکن انہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے -
کہ دین میں گھٹانا بڑھانا کسی کے اختیار میں نہیں
جب تک یہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیں گے - میں
برابر جہاد کرتا رہوں گا - تمہیں اگر میرا ساتھ
دینا منظور نہیں تو میں ان سے اکیلا لڑوں گا - اور
جب تک میرے جسم میں جان ہے، برابر
لڑتا رہوں گا - یہ کہہ کے خود مدینہ سے نکلے -
تمام بڑے بڑے صحابی جنہوں نے بدر اور حنین
کی لڑائیوں میں تلوار مار کے اپنی بہادری کی دھاک
بٹھا دی تھی - ان کے ساتھ تھے - دو
تین معرکے بڑے زور کے ہوئے - جن میں حضرت
ابوبکر نے سرکشوں کو نیچا دکھا کے ان کے جتھے
کو توڑ دیا - پھر مدینہ آئے - اور گیارہ سرداروں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کو فوجیں دے کے سرحدی علاقوں کی طرف جہاں فسادیوں کا زور تھا۔ بھیجا۔ سچ پوچھو تو بڑا نازک وقت تھا۔ مدینہ میں جو سپاہی تھے اُن کو اُسامہ اپنے ساتھ لے کے شام کی سرحد کی طرف چلے گئے تھے۔ اور تھوڑے سے مہاجرین اور اور انصار کے ساتھ جو مدینہ میں رہ گئے تھے حملہ آوروں کے ٹڈی دل سے مقابلہ کرنا بہت مُشکل معلوم ہوتا تھا۔ یہ حضرت ابوبکر ہی کی ہمّت تھی کہ تھوڑی سی فوج کے ساتھ ان لوگوں کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن اگر حضرت ابوبکر صدیق اس موقع پر دشمنوں سے دب جاتے۔ اور انہیں زکواۃ جو اسلام کا ایک رُکن ہے معاف کر دیتے۔ تو دین میں آئے دن رخنے پیدا ہوتے رہتے بعض لوگ روزہ رکھنے سے انکار کر دیتے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بعض آگے چل کے یہ کہنا شروع کر دیتے۔
کہ ہم نماز نہیں پڑھتے۔ لیکن صدّیق نے
صاف کہہ دیا۔ کہ جس کا ادا کرنا خدا نے
ضروری قرار دیا ہے۔ اُسے میں کیونکر مُعاف
کر سکتا ہوں۔ اُن کی ہمت اور بہادری نے فتنوں
کا دروازہ بند کر دیا۔ اور سب لوگوں
کے دِلوں میں یہ بات اچھّی طرح بیٹھ گئی۔
کہ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی؛
بنی تمیم عرب کا ایک مشہُور قبیلہ ہے۔
اُس کے سرداروں نے بھی زکواۃ دینے سے
انکار کر دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید جنہیں
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے سیف اللہ
یعنی اللہ کی تلوار کا خطاب دیا تھا۔ اُن
کی طرف بڑھے۔ بنی تمیم کو جب یہ خبر
مِلی کہ خالد آ رہے ہیں۔ تو بہت گھبرائے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور اپنے خیالات سے توبہ کی ۔ کچھ لوگ جو
مقابلہ پر برابر اڑے رہے تھے ۔ مارے گئے۔
یمن کے علاقے ہیں جو عرب کے جنوبی
حصّے میں ہے ۔ ایک شخص نے جس کا نام مسلیمہ
تھا ۔ مکر کا جال پھیلا رکھا تھا ۔ وہ اپنے
آپ کو خدا کا رسُول کہتا تھا ۔ اُس نے
اِدھر اُدھر کے چند فقرے جوڑ لئے تھے ۔ جنہیں
لوگوں کے سامنے پڑھ کے کہتا تھا ۔ کہ یہ
اللہ کا کلام ہے ۔ جو مجھ پر اُترا ہے ۔
سچّے مسلمان تو ایسے مکّاروں کی باتوں میں کب
آتے ہیں ۔ ہاں بعض قبیلے جو نئے نئے
مُسلمان ہوئے تھے ۔ اور ابھی اسلام سے اچھی طرح
واقف نہیں تھے ۔ اس کے ساتھ مل گئے۔
اصل میں اس زمانے میں جن جن قبیلوں نے
فساد میں حصّہ لیا ۔ یعنی مسیلمہ اور دُوسرے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جھوٹے نبیوں پر ایمان لے آتے یا زکواۃ دینے سے
انکار کیا - اُن سب کو مسلمان ہوئے بہت تھوڑا عرصہ
ہوا تھا - اور اسلام کی تعلیم نے اُن کے
دلوں میں پوری طرح گھر نہیں کیا تھا *

انہیں دنوں ایک عورت نے جس کا نام سجاح
تھا - پیغمبری کا دعوی کر رکھا تھا - وہ اپنے قبیلہ
کو ساتھ لے کر مدینہ پر چڑھائی کرنے کے ارادہ
سے چلی - تو راستہ میں سیلمہ کی فوجوں سے مڈ
بھیڑ ہو گئی مسیلمہ بڑا چالاک آدمی تھا - جب
دیکھا کہ لڑائی میں سجاح کی فوج پر فتح پانا مشکل
ہے - تو دوسری چال چلا - یعنی محبت کا جال
بچھایا - اور سجاح سے بیاہ رچا لیا - اس طرح
مسیلمہ نے سجاح کی فوج کے بہت سے لوگوں کو
اپنے ساتھ ملا لیا - اس واقعہ سے مسیلمہ کی ہوا
بندھ گئی - اتفاق سے ایک معرکے میں مسلمانوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی فوج نے میلمہ سے شکست کھائی۔ اور اس کا زور ایسا بڑھا۔ کہ چالیس ہزار سپاہیوں کا لشکر اپنے جھنڈے تلے جمع کر لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے یمن کے ایک سردار نے جس کا نام اسود تھا۔ نبوت کا دعوےٰ کر کے فساد اُٹھایا۔ لیکن ایک شخص نے اُسے قتل کر ڈالا۔ کچھ عرصہ کے بعد بنی اسد کے سردار طلیحہ نے بڑا فتنہ برپا کیا۔ یہ شخص بھی اپنے آپ کو نبی کہتا تھا اور بہت سے لوگ اُس کے ساتھ ہو گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے اُس کے مقابلہ پر حضرت خالد بن ولید کو فوج دے کے بھیجا۔ طلیحہ نے شکست کھائی۔ مدّتوں مارا مارا پھرا۔ جب کہیں سر چھپانے کو ٹھکانا نہ ملا۔ تو مدینہ پہنچ کے اسلام قبول کر لیا۔ یہ طلیحہ بڑا بہادر شخص تھا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شام اور ایران کی لڑائیوں میں آپ نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔

حضرت خالد بن ولید طلیحہ کو شکست دے چکے۔ تو مسیلمہ سے لڑنے کا ارادہ کیا۔ یمامہ کے علاقہ میں عقربا ایک بستی ہے۔ یہاں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ مسیلمہ کے ساتھ چالیس ہزار سپاہی تھے۔ اس نے دہنے بائیں بڑے بڑے شہسوار اور نامی سپاہی مقرر کر رکھے تھے۔ بیچ میں خود کھڑا تھا۔ اسلامی فوج گنتی میں اس کے لشکر سے کہیں کم تھی۔ لڑائی کے شروع ہی میں مسیلمہ نے اس زور کا حملہ کیا کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے۔ اور وہ ہٹتے ہٹتے حضرت خالد کے خیمے تک پہنچ گئے۔ لیکن حضرت قیس بن ثابت اور زید بن خطاب نے رسول کریم کے صحابی تھے۔ للکارا۔ کہ اے ایمان والو کہاں جاتے ہو۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور خود اس بہادری سے لڑ کر شہید ہوئے ۔ کہ اُن کی بہادری دیکھ کے سارا اسلامی لشکر بڑے زور سے دھنے بائیں آ گرا ۔ اور میلمہ کی فوج میں کھلبلی ڈال دی ۔

میلمہ کی فوج کی پُشت پر ایک بہت بڑا باغ تھا ۔ مسلمان اُسے ریلتے ہوئے اس باغ تک لے گئے ۔ میلمہ سے اور کچھ نہ بن پڑا ۔ تو فوج کو لے کے باغ میں گھس گئی ۔ اور دروازے بند کر لئے ۔ حضرت براء بن مالک ایک بڑے بہادر صحابی تھے ۔ سب لوگ اُن کی عزت کرتے تھے ۔ کیونکہ اُن کے بھائی انس بن مالک اپنی ساری عمر رسولِ خدا کی خدمت میں اور حضرت براء بن مالک کو اپنے بھائی کی وجہ سے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملتا رہا تھا ۔ انہوں نے یہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حال دیکھا - تو اپنے ساتھیوں سے کہا - مجھے اُٹھا کے باغ کی دیوار پر پہنچا دو - دیوار پر پہنچ کر وہ کود پڑے اور برستے تیروں میں بڑھ کے باغ کا دروازہ کھول دیا - دروازہ کھلتے ہی اسلامی فوج بھی باغ میں جا گھسی - اور گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی - مسیلمہ لشکر کے بیچوں بیچ کھڑا سپاہیوں کے جی بڑھا رہا تھا - اپنی فوج کے پاؤں اکھڑتے دیکھے - تو گھبرایا - اور جی میں کہنے لگا - کہ اس وقت جان بچا کے نکل چلو - پھر دیکھا جائے گا - لیکن وحشی جو ایک حبشی غلام تھا - اور جس کے ہاتھوں اُحد کی لڑائی میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ شہید ہوئے تھے - اس کی تاک میں تھا - مسیلمہ بھاگنے کی تدبیریں ہی سوچ رہا تھا کہ وحشی نے وار کیا - مسیلمہ تڑپ کے گرا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور چند لمحوں میں ٹھنڈا ہو گیا ۔ اُس کے ساتھیوں نے بھاگ کے آس پاس کے قلعوں میں پناہ لی لیکن آخر تنگ آ کے ہتھیار ڈال دیئے ، اور جان کی امان پائی ؁

حضرت ابوبکر نے فسادیوں کا زور توڑنے کے لیے گیارہ فوجیں بھیجیں تھیں ۔ ان فوجوں نے بہت سے قبیلوں کو جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا ۔ نیچا دکھایا ۔ اور جو لوگ اپنے اپنے علاقوں میں الگ حکومتیں قائم کرنے کے منصوبے باندھ رہے تھے ۔ اُن کا زور بالکل توڑ ڈالا لیکن اِن میں سب سے بڑا جتھہ مسیلمہ کا تھا ۔ اور سب سے بڑی لڑائی یمامہ کی تھی ۔ اس لڑائی میں بہت سے صحابی جنہوں نے زندگی کا بڑا حصہ رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارا تھا ۔ اور جنہیں قرآن مجید حفظ تھا ۔ شہید

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہو گئے تھے - یُوں تو قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں لکھا جا چکا تھا - لیکن بعض سورتیں کاغذ پر لکھی ہوئی تھیں - بعض چمڑے بعض کھجور کے پتّوں اور بعض پتھروں پر - حضرت ابوبکر نے جب دیکھا کہ بہت سے صحابہ جنہیں قرآن یاد تھا شہید ہو گئے ہیں تو قرآن کو ایک جگہ لکھوا لیا - پھر جن لوگوں کو پُورا قرآن یا اُس کا کوئی حصّہ یاد تھا اُنہیں بلا کے اِس نسخہ کا مقابلہ کیا گیا - تاکہ غلطی کی کوئی گنجائش نہ رہے ۰

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رُوم اَور ایران کی لڑائیاں

عرب کے اندر جن لوگوں نے فساد مچا رکھا تھا
ان کے جتھوں کو توڑنے کا کام نو دس مہینے میں
ختم ہو گیا ۔ تو حضرت ابوبکر نے رُوم اور
ایران پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا ۔ اِن دونوں
سلطنتوں کی سرحد عرب سے ملتی تھی ۔ رُوم کی
سلطنت بہت بڑی تھی ۔ اَور تینوں برّاعظموں یعنی
ایشیا ۔ یوُرپ اَور افریقہ میں پھیلی ہوئی تھی ۔
ایشیا میں شام ۔ فلسطین ایشیائے کوچک اور افریقہ
میں مصر کے علاوہ شمالی افریقہ کا بہت سا
علاقہ اس سلطنت کے قبضہ میں تھا ۔ ایران کی
سلطنت بھی بڑی طاقتور تھی ۔ رسولِ خُدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی زندگی کے زمانے میں ان دونوں
سلطنتوں میں لڑائیاں بھی ہو چکی تھیں ۔ ایک دفعہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایرانیوں نے اس زور کا حملہ کیا - کہ شام اور فلسطین کے علاقوں کو روندتے ہوئے یروشلم تک جا پہنچے - چند برس کے بعد رومیوں نے ایرانیوں پر چڑھائی کی، اور اصفہان کے علاقے کو زیر و زبر کر کے فتح کے شادیانے بجاتے لوٹے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری زمانے میں آس پاس کے ملکوں کے بادشاہوں کو خط لکھ کے ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا تھا ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس آپ کا خط پہنچا - تو اس نے طاقت کے گھمنڈ اور بادشاہت کے غرور میں آ کے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا - اور اپنے ایک گورنر کو حکم بھیجا - کہ مدینہ میں پہنچ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لے - لیکن خدا کی قدرت کہ ادھر اس نے یہ گستاخی کی اور ادھر اس کے بیٹے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے حکومت کے لالچ میں اُسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد ایرانی اپنے گھر کے جھگڑوں میں ایسے اُلجھے۔ کہ اُنہیں عرب پر حملہ کرنے کی مہلت ہی نہ ملی۔ پھر بھی مسلمانوں کو اس بات کا کھٹکا ضرور تھا کہ جب اُنہیں موقع ملے گا۔ وہ عرب پر ضرور چڑھائی کریں گے۔ اور رُومیوں سے تو مسلمانوں کی جنگ رسولِ خدا کی زندگی ہی میں شروع ہو چکی تھی اور آئے دِن اِس قسم کی خبریں مشہور ہوتی رہتی تھیں۔ کہ رُومی مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اُس زمانے میں ایران کے بادشاہ کی طرف سے ہرمز عراق کا حاکم تھا۔ یہ شخص عربوں کا بڑا دُشمن تھا۔ اور عرب اور عراق کی سرحد پر جو عرب قبیلے آباد تھے۔ اُن پر آئے دِن بڑے ظلم توڑتا رہتا تھا۔ حضرت ابوبکر کو ہرمز

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے حالات معلوم ہوئے - تو آنہوں نے حضرت
خالد بن ولید کو عراق پر چڑھائی کرنے کے لئے
بھیجنا چاہا - وہ بھی یمامہ ہی میں تھے - کہ
انہیں حضرت ابوبکر کا حکم ملا - کہ فوراً عراق
پر حملہ کر دو - عراق میں ایرانیوں سے مسلمانوں
کی کئی لڑائیاں ہوئیں - جن میں سب سے بڑی
لڑائی "جنگ سلاسل" یعنی "زنجیروں کی لڑائی" کہلاتی
ہے - اس معرکہ میں ہرمز نے فوج کے ایک دستہ
کو جس میں بڑے بڑے سورما شامل تھے - زنجیروں
کے ساتھ ایک دوسرے سے جکڑ دیا تھا - تاکہ
ان میں سے کوئی میدان سے بھاگ نہ سکے - یہ
لڑائی نخمہ نام ایک بستی کے پاس ہوئی تھی،
ایرانی تعداد میں مسلمانوں سے بہت زیادہ تھے -
ان کا سردار خود ہرمز تھا - جس کی بہادری کی
دھاک سارے ایران میں بیٹھی ہوئی تھی - وہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اگرچہ کہنے کو تو عراق کا گورنر تھا۔ لیکن بادشاہوں کی طرح تاج پہنتا تھا۔ اس کا تاج ایک لاکھ روپئے میں تیار ہوا تھا۔ اور اس میں ایسے ایسے نگینے جڑے ہوئے تھے جن پر آنکھ نہیں ٹھہرتی تھی ۔

دونوں لشکر صفیں باندھ چکے۔ تو ہرمز خود گھوڑا اڑا کے میدان میں آیا اور بڑھ کے پکارا۔ کہ خلقت کا خون کرنے سے کیا فائدہ مسلمانوں کا سردار خود میرے مقابلہ میں آئے۔ تا کہ لڑائی کا فیصلہ ہو جائے۔ ادھر سے حضرت خالد بن ولید خود اس کے مقابلہ پر بڑھے۔ لیکن ہرمز کی نیت میں فتور تھا۔ اس نے کچھ آدمی گھات میں بٹھا رکھے تھے۔ کہ اگر مسلمانوں کے سردار کا پلہ بھاری دیکھیں تو ٹوٹ پڑیں۔ دونوں سردار آمنے سامنے ہوئے۔ تو حضرت خالد نے ہرمز پر تلوار

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کا وار کیا - لیکن اُن کی تلوار ہرمز کی زرہ پر پڑ
کر اُچٹ گئی - اب ہرمز نے اس زور کا وار
کیا - کہ اگر حضرت خالد بن ولید زرہ نہ پہنے
ہوتے - تو جان نہ بچتی - انہوں نے تلوار پھینک
کے ہاتھ بڑھایا - اور ہرمز کو کمر سے پکڑ کے اُٹھا
لیا - یہ دیکھ کے وہ سوار جو گھات میں لگے
تھے - آ پڑے - اِدھر سے قعقاع بن عمرو جو قبیلہ
تمیم کے مشہور شہسوار تھے - حضرت خالد کی مدد
کو پہنچے - اور ایرانی سواروں کو روک لیا - حضرت
خالد نے مہلت پا کے ہرمز کو زمین پر
دے مارا اور اس کا سر کاٹ کے میدان میں
پھینک دیا - یہ دیکھ کے ایرانیوں کی ہمت
جواب دے گئی - پھر بھی اُن کے سرداروں
نے فوج کو سنبھالا - اور نقارے بجاتے مسلمانوں
پر آ پڑے - کچھ دیر تک بڑے زور کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی لڑائی ہوتی رہی - آخر ایران بھاگ کھڑے ہوئے ❖

مثنے بن حارث عراق کے سرحدی علاقے کے ایک نو مسلم رئیس تھے - جنہوں نے ان لڑائیوں میں بڑی بہادری دکھائی تھی - جو ایرانی سپاہی کاظمہ سے بھاگے تھے - خالد بن ولید نے اُن کا پیچھا کرنے کے لئے مثنے کو بھیجا - راستے میں ایرانیوں کی ایک فوج نے جو ہرمز کی کمک کو آئی تھی - اُنہیں روک لیا - خالد بن ولید کو خبر پہنچی - تو وہ بھی فوج لے کے آ پہنچے - یہاں بھی ایرانیوں نے شکست کھائی اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا ❖

ان شکستوں کی خبریں پہنچیں - تو ایران کے سرداروں نے سوچا کہ ان عربوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عربوں کی فوج ہی بھیجنا چاہیئے - کیونکہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے - عرب کے کچھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قبیلے جو مذہب کے لحاظ سے عیسائی تھے - ایران
کی حکومت کے ماتحت تھے - انہیں جمع کر کے لشکر
تیار کیا گیا - اور ایک ایرانی سردار کو اس فوج
کی افسری سونپی گئی - اس فوج نے اُس جگہ
لڑائی ہوئی، جہاں اس علاقے کے دو دریا یعنی
دجلہ اور فرات آپس میں ملتے ہیں - حضرت خالد
بن ولید نے فوج کے تین حصّے کیے - ایک
حصّے کو خود لے کے بڑھے - باقی دو حصّوں کو
جن کے سردار مثنّیٰ بن حارث اور قعقاع بن عمرو
تھے - کیمپ میں چھوڑا، جب گھمسان کی لڑائی
ہو رہی تھی - مثنّیٰ تازہ دم فوج کے ایرانیوں
کے داہنے بازو پر اس زور سے آگرے - کہ
ایرانیوں کے قدم اُکھڑنے لگے - لیکن افسروں نے
جی بڑھایا - اور جس طرح بن پڑا سنبھالا - تھوڑی
دیر گزری تھی - قعقاع بن عمرو اپنی فوج کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ساتھ پہنچے - اور دشمن کے بائیں بازو پر دباؤ ڈالا - اب ایرانیوں کے جی چھوٹ گئے - اور عیسائی عرب جن کے بھروسے پر یہ لڑائی لڑی گئی تھی - سر پر پاؤں رکھ کے بھاگے ؏

حضرت خالد بن ولید نے کئی اور چھوٹی بڑی لڑائیوں کے بعد حیرہ کے شہر پر قبضہ کر لیا - ان لڑائیوں میں ایک لڑائی بہت بڑی تھی - جو دریائے خزن کی لڑائی کہلاتی ہے - ایرانی یہاں بھی جی توڑ کے لڑے - لیکن شکست کھائی - اور ان میں سے ہزاروں مارے گئے - حیرہ کا پرانا شہر بہت خوب صورت تھا - یہ اصل میں ایک عرب ریاست کا صدر مقام تھا - جو ایران کے ماتحت تھی - حیرہ ایک عرب بادشاہ نے یہاں دریائے فرات کے کنارے ایک عالی شان محل بنوایا تھا - جس کے بنانے میں روم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور ایران کے کاریگروں نے اپنی ساری کاریگری اور حیرہ کے بادشاہ نے اپنی ساری دولت خرچ کر ڈالی تھی - جہاں آج کوفہ کا شہر آباد ہے - حیرہ کا پرانا شہر اس سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر تھا - یہاں کے حاکم جو بادشاہ کہلاتے تھے - نسل کے لحاظ سے عرب تھے - لیکن عیسائی مذہب کے پیرو تھے - اور ایران کے بادشاہوں کو جو آتش پرست تھے - خراج دیتے تھے ؛

کچھ عرصہ کے بعد حضرت خالد بن ولید[ا] کو حضرت ابوبکر صدیق کا حکم ملا - کہ ایران کی فتح کا کام مثنےٰ بن حارث کے حوالے کر کے شام چلے جاوٴ -

---

[ا] یہاں ہم نے ان لڑائیوں کا حال مختصر طور پر لکھا ہے - ان کا پورا حال دیکھنے کے لئے حضرت خالد بن ولید کی زندگی کے حالات پڑھیئے جو ہم نے ایک الگ کتاب میں جمع کر دیئے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیونکہ وہاں عیسائیوں نے بڑا زور باندھ رکھا ہے۔
اس کے بعد ایران میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں جن
میں ایرانی آتش پرستوں کا زور بالکل ٹوٹ گیا۔ اور
اس ملک پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ لیکن یہ
واقعات حضرت ابوبکر صدیق کے بعد اُن کے جانشین
حضرت عمر فاروق کی خلافت کے زمانے میں پیش آئے
اس لئے اُن کا ذکر کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔
حضرت ابوبکر صدیق نے شام اور فلسطین پر حملہ
کرنے کے لئے چار مختلف راستوں سے چار لشکر
بھیجے تھے۔ ان میں سے ایک لشکر کے سردار
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص صحابی حضرت
ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ دوسرے کے افسر عمرو
بن العاص تیسرے کے سردار یزید بن سفیان تھے۔
اور چوتھا لشکر شرجیل بن حسنہ کی ماتحتی میں تھا
ان سے پہلے وہ خالد بن سعید کی ماتحتی میں ایک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فوج بھیج چکے تھے ۔ اِن سب فوجوں میں کوئی ستائیس
اٹھائیس ہزار سپاہی تھے ۔ رومیوں سے کئی لڑائیاں
ہوئیں جن میں مسلمانوں کا پلّہ بھاری رہا ۔ اور کئی
شہر اُن کے قبضہ میں آگئے ۔ روم کے بادشاہ کو
یہ خبریں پہنچیں ۔ تو اس نے ایک بہت بڑی
فوج اکٹھی کر کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ
کیا ۔ اس نے بہت بڑی فوج جمع کر لی تھی ۔ اور
عیسائیوں کے چھوٹے چھوٹے دستے ہر طرف سے آ
آ کے اس فوج میں شامل ہوتے جاتے تھے ۔ حضرت
ابوبکر کو یہ بات معلوم ہوئی ۔ تو انہوں نے حکم
دیا ۔ کہ مسلمانوں نے جو شہر فتح کئے ہیں ۔ اُن
سب کو خالی کر دیا جائے ۔ اور مسلمان ہٹ کے
ایسی جگہ آجائیں ۔ جہاں عرب کا ریگستان شروع ہوتا
ہے ۔ تاکہ اگر خدانخواستہ ہٹنا پڑے ۔ تو
جہاں تک چاہیں ہٹتے چلے جائیں ۔ حضرت خالد

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بن ولید بھی اسی زمانے میں عراق سے شام پہنچے
تھے۔ چنانچہ مسلمانوں نے ہٹ کے یرموک میں ڈیرے
ڈالے۔ جو عرب اور شام کی سرحد پر ایک چھوٹی
سی بستی ہے۔ اتنے میں رومی بھی آ پہنچے۔ آرمینیا
کا شہزادہ باہان اُن کا سپہ سالار تھا۔ ساری فوج
ڈھائی لاکھ کے قریب تھی۔ باہان نے اس کے
چار حصے کئے۔ اور ہر حصے پر ایک نامی سردار
کو افسر مقرر کیا۔ یہ فوج لڑائی کے سامان سے
پوری طرح لیس تھی۔ سب کے سروں پر فولادی
خود۔ جسم پر زرہیں۔ غرض آنکھوں کے سوا سارا
جسم لوہے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اِدھر مسلمانوں کی
بے سروسامانی کا یہ حال تھا۔ کہ زرہیں اور
خود الگ رہے۔ بعض لوگوں کے پاس پورے
ہتھیار بھی نہیں تھے۔ پھر رومی فوج کے مقابلہ
میں گنتی بھی بہت کم تھی۔ یعنی ساری فوج چھیالیس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہزار تھی - حضرت خالد بن ولید نے سارے سرداروں
کو جمع کر کے کہا - کہ اپنی اپنی فوج کو لے کے
الگ الگ لڑنا ٹھیک نہیں - بہتر یہی ہے - کہ
ہم ایک شخص کو ساری فوج کا سردار چن لیں -
اور اسی کی ماتحتی میں لڑیں - یہ تجویز سب کو
پسند آئی - چنانچہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید
کو اپنا سردار چن لیا - انہوں نے ساری فوج کو
اڑتیس صفوں میں تقسیم کیا - ہر حصہ پر نامی سرداروں
کو مقرر کیا - پہلے کئی دن چھوٹی چھوٹی لڑائیاں
ہوتی رہیں - لیکن گھمسان کی لڑائی جس میں دونوں
طرف کی پوری پوری فوجیں شریک تھیں - صرف
تین دن رہی *

دوسرے دن کا معرکہ بڑے زور کا تھا - باہان
نے تیس ہزار سپاہیوں کو جو لوہے میں ڈوبے ہوئے
تھے - زنجیروں کے ساتھ ایک دوسرے سے جکڑ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیا تھا ۔ ان لوگوں نے قسم کھائی تھی ۔ کہ سب
کے سب کٹ مریں گے ۔ لیکن میدان سے قدم
پیچھے نہیں ہٹائیں گے ۔ باہان کی فوج میں ارمنی
تیر اندازوں کا بھی ایک دستہ تھا ۔ یہ لوگ
بڑے اعلیٰ درجے کے تیر انداز تھے ۔ اور اُن کا
نشانہ مشکل ہی سے خالی جاتا تھا ۔ پہلے اُس
زمانے کے قاعدہ کے مطابق دونوں طرف سے ایک
ایک سپاہی نکل کے لڑتا رہا ۔ اس لڑائی میں
مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا ۔ اور کئی رومی شہسوار
ایک ایک کر کے مارے گئے ۔ یہ دیکھ کے
ساری رومی فوج نے حملہ کر دیا ۔ ارمنی
تیر اندازوں نے گھٹنے ٹیک کے کمانوں کے
چلّے چڑھائے اور تیروں کا مینہ برسا دیا ۔ ساتھ
ہی رومیوں کے بائیں بازوں نے مسلمانوں کے
دہنے بازو پر زور ڈالا ۔ یہ حملہ اس زور کا تھا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہ مسلمان پیچھے ہٹتے ہٹتے اُس جگہ پہنچ گئے۔
جہاں عورتوں کے خیمے تھے۔ عورتوں نے یہ حال دیکھا
کہ خیموں کی چوبیں اکھیڑ لیں۔ اور انہیں لے کے
بڑھیں۔ پھر پکار کر کہا۔ کہ اب پیچھے ہٹے
تو تمہاری خیر نہیں۔ عکرمہ بن ابی جہل جو مشہور
شہسوار تھے۔ گھوڑا کُدا کے بڑھے اور پکار کے
کہنے لگے کہ جسے شہادت کا شوق ہو، میرے
ساتھ آئے۔ چار سو بہادر اُن کے ساتھ نکلے
اُن سب نے تلواروں کے نیام توڑ ڈالے۔
اور اس طرح لڑے کہ جس طرف جا پڑے تہلکہ
ڈال دیا۔ صبح ہوتے ہوتے سب زخموں سے چُور
تھے۔ لوگ عکرمہ کو اُٹھا کے حضرت خالد کے
پاس لائے۔ ابھی تھوڑا سا دم باقی تھا۔ خالد
نے اُن کا سر اپنے زانو پر رکھا۔ اور پانی مُنہ
میں ٹپکایا اسی حالت میں انہوں نے جان دیدی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس لڑائی میں ایک ہزار صحابی شریک تھے، جن میں ایک سو بزرگ تو ایسے تھے۔ جنہیں بدر کی لڑائی میں شامل ہونے کی عزت حاصل ہو چکی تھی۔ بدر پہلی لڑائی ہے۔ جس میں مکہ کے کافروں سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا۔ اس لئے جو لوگ بدر کے معرکے میں شامل تھے۔ مسلمان اُن کی بہت عزت کرتے تھے۔ لیکن رومیوں کی فوج مسلمانوں کے لشکر سے بہت زیادہ تھی۔ ایک مسلمان کے مقابلہ میں پانچ عیسائی تھے۔ جب عیسائیوں کا لشکر بڑھا۔ تو ایک مسلمان کے مُنہ سے بے اختیار نکل گیا۔ اللہ اکبر کتنی بڑی فوج ہے۔ حضرت خالد بن ولید نے کہا "چپ رہ! میرے گھوڑے کے سُم اچھے ہوتے تو میں کہتا عیسائی اپنی فوج دُگنی کرلیں"۔

اِس لڑائی میں عورتیں اِس طرح جی توڑ کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لڑیں کہ مردوں کے ٹوٹے ہوئے حوصلے بندھ
گئے - رُومی فوج کے دہنے بازو نے جب
مسلمانوں کے بائیں بازو پر زور ڈالا اور اُسے ریلتا
دھکیلتا لے چلا - تو عورتوں نے طعنے دے دے
مردوں کو سنبھالا - بلکہ خود بڑھ کے رُومیوں کا
مقابلہ کیا - اُن کی بہادری کا یہ نتیجہ ہوا - کہ
اسلامی لشکر کا بایاں بازو جو کچھ دُور تک ہٹتا چلا
گیا تھا - اس طرح زور دے کے پلٹا کہ دُشمن کی
صفیں ٹوٹنے لگیں - اب تیر اور نیزے کی لڑائی نہ
رہی - بلکہ دونوں فوجیں آپس میں گتھ گئیں -
اور چھُری اور کٹاری تک نوبت آ پہنچی -
گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی - کہ ایک قاصد
صفوں کو چیرتا - اور اسلامی فوج کے سردار کا پتہ
پُوچھتا اُس جگہ پہنچا - جہاں - حضرت خالد بن ولید
کھڑے فوج کی کمان کر رہے تھے - اُس نے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خالد بن ولید کو ایک خط دیا - اور کہا میں یہ خط مدینے سے لے کے آیا ہوں - اس وقت لڑائی کا یہ حال تھا کہ چاروں طرف تیروں کا مینہ برس رہا تھا - تلوار چل رہی تھی - ہاتھ پاؤں کٹ کٹ کے گر رہے تھے - اس حالت میں خط پڑھنے کی فرصت نکالنا مشکل تھا - اس لیے حضرت خالد بن ولید نے وہ خط لے کے ترکش میں رکھ لیا ۔

اُدھر عباسی جنگی باجے بجا رہے تھے - قرنائیں پھونک رہی تھیں - نقاروں پر چوب پڑ رہی تھی، نفیریوں کی آواز سے کان پڑی آواز سُنائی نہیں دیتی تھی - لیکن مسلمان ایسے موقعوں پر باجے نہیں بجاتے تھے - بلکہ اونچی آواز سے سورۂ انفال کی وہ آیتیں پڑھتے تھے - جن میں جہاد کا ذکر ہے - بہت سے لوگ جن کی آوازیں بلند اور صاف ہوتی تھیں اس کام پر مقرر کر دیئے جاتے تھے - قرآن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی آئیتیں سن کے مسلمانوں کے سارے جسم میں بجلی
سی دوڑ جاتی تھی۔ موت کا خوف دل سے نکل جاتا
تھا اور وہ دشمن کے لشکر میں گھس کے اس طرح
تلواریں مارتے تھے۔ کہ صفوں کو اُلٹ کے
رکھ دیتے تھے۔

لڑائی ہو رہی تھی۔ کہ یکایک اللہ اکبر کے
نعروں کی آواز آئی۔ اور قیس بن ہبیرہ جنہیں حضرت
خالد بن ولید نے بائیں بازو کے پیچھے مقرر کیا تھا۔
فوج کا ایک دستہ لئے گھوڑا اڑاتے نکلے۔ اور بجلی
کی طرح کڑک کے دشمن پر گرے۔ ابھی عیسائی اس
ناگہانی حملہ سے سنبھلنے نہ پائے تھے۔ کہ حضرت سعید بن
زید نے جو بڑے رتبہ کے صحابی تھے۔ چیدہ چیدہ شہسواروں
کے ایک دستہ کے ساتھ حملہ کیا۔ ساتھ ہی حضرت
خالد بن ولید نے گھوڑے کی باگیں اٹھائیں۔ اور
اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ اس زور سے عیسائی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فوج پر گرے - کہ اُس کی صفیں ٹوٹ گئیں۔ سب سے دُشمن کی سوار فوج نے گھوڑے پھرا کے بھاگنے کا ارادہ کیا - پیدل فوج بھی اس کے پیچھے ہو لی - دُشمن کے پیچھے دریائے یرموک تھا - بہت سے عیسائی اس میں ڈوب گئے - جو باقی بچے وہ تلوار کے گھاٹ اُترے - اس لڑائی میں ایک لاکھ عیسائی مارے گئے - اور صرف تین ہزار مسلمان شہید ہوئے -

لڑائی ختم ہو چکی تو حضرت خالد بن ولید کو اُس خط کا خیال آیا - جو مدینہ سے اُن کے نام آیا تھا - ترکش سے خط نکال کے پڑھا - تو معلوم ہوا - کہ حضرت ابوبکر صدیق نے وفات پائی اور حضرت عمرؓ اُن کی جگہ خلیفہ مقرر ہوئے ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وفات

حضرت ابوبکر ہجرت کے تیرھویں سال جمادی الآخر کی ساتویں تاریخ کو بیمار ہوئے ۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ۔ حضرت ابوبکر نے غسل کیا ۔ سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا ۔ پندرہ دن وہ بیمار رہے ۔ حضرت عمر اُن کی جگہ مسجد میں نماز پڑھاتے رہے ۔ حضرت عثمان پڑوس میں رہتے تھے ۔ اس لئے وہ بیماری کے زمانے میں برابر اُن کی خدمت میں حاضر رہتے تھے ۔

جب بیماری بڑھ گئی ۔ تو حضرت ابوبکر کو اپنا جانشین مقرر کرنے کی فکر ہوئی ۔ اُنہوں نے حضرت عمر کو اپنی جگہ خلیفہ مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا صحابہ سے مشورہ کیا ۔ تو بعض نے کہا کہ آپ کا انتخاب درست ہے ۔ بعض نے کہا عمر کی طبیعت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں بڑی سختی ہے۔ حضرت ابوبکر یہ سُن کے کہنے لگے۔ خلافت کا بوجھ سر پر پڑا۔ تو خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ میرا تجربہ ہے، کہ جب میں غصّہ ہوتا ہوں۔ تو وہ میرا غصّہ دُور کرتے ہیں۔ اور میں کبھی بات میں نرمی برتتا ہوں تو وہ سختی کا مشورہ دیتے ہیں۔

اُن کی زندگی کا آخری دِن تھا کہ مثنےٰ بن حارث جنہیں حضرت خالد بن ولید کی جگہ عراق کی فوجوں کا سردار مقرّر کیا گیا تھا۔ مدینہ پہنچے۔ اُنہیں بُلوا کے عراق کے حالات پُوچھے۔ اُنہوں نے کہا ایران کے بادشاہ نے تازہ دم فوجیں بھیجی ہیں اور میرے پاس بہت تھوڑی فوج ہے۔ حضرت ابوبکر نے اُسی وقت عمرؓ کو بلایا۔ اور کہا۔ میرا دم دِن کو نکلے، تو شام سے پہلے اور رات میں نکلے تو صبح ہوتے ہوتے مثنےٰ کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مدد کا انتظام کر دینا ؛

بیماری کے زمانے میں ایک دن پوچھا۔ مجھے بیت المال سے اب تک کل کتنا وظیفہ ملا ہے۔ لوگوں نے حساب لگا کے کہا چھ ہزار درہم یعنی کوئی پندرہ سو روپئے۔ کہا میری زمین بیچ کے یہ سارا روپیہ واپس دے دیا جائے۔ پھر پوچھا جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں۔ میری جائداد کتنی بڑھی ہے۔ گھر کے لوگوں نے کہا۔ ایک حبشی غلام جو بچوں کو کھلاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تلواروں پر صیقل کرتا ہے۔ ایک اونٹنی ہے۔ جس پر پانی آتا ہے۔ اور ایک چادر جس کی قیمت سوا روپیہ ہے۔ کہا میری وفات کے بعد یہ تینوں چیزیں حضرت عمر کے پاس پہنچا دی جائیں ؛

وفات سے کچھ عرصہ پہلے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کا کفن دیا گیا تھا - کہنے لگے میرے کفن میں بھی تین کپڑے ہونے چاہیئں - دونوں یہ چادریں ہیں جو اس وقت اوڑھے ہوئے ہوں - لیکن انہیں دھلوا لیا جائے - ایک کپڑا نیا لے لیا جائے - حضرت عائشہ نے جو اس وقت ان کے پاس تھیں - یہ سن کے کہا - کہ ابا جان ہم لوگ اتنے مفلس نہیں - کہ آپ کے کفن کے لئے نیا کپڑا بھی نہ خرید سکیں - فرمایا مُردوں سے زیادہ زندوں کو نئے کپڑوں کی ضرورت ہے - پھر کہنے لگے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی تھی - حضرت عائشہ نے کہا دوشنبہ کو - کہنے لگے آج دوشنبہ ہے - مجھے اُمید ہے کہ میری موت بھی آج ہی ہوگی -

پھر کہا میری قبر بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے پاس بنائی جائے -

حضرت ابوبکر نے ۲۲ جمادی الآخر کو مغرب اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

عشا کی نماز کے بعد وفات پائی - نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی - اور اسی شب کو انہیں حضرت عائشہ کے حجرہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کے پاس دفن کر دیا گیا - انہوں نے دو برس تین مہینے گیارہ دن خلافت کی - وفات کے وقت اُن کی عمر ۶۳ برس کی تھی - ان کے تین لڑکے تھے - تین لڑکیاں بڑے لڑکے عبدالرحمن تھے - جو مدت تک اسلام نہ لائے - اور کافروں سے مل کے مسلمانوں سے لڑتے رہے - دوسرے لڑکے عبداللہ تھے - جنہوں نے اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں کیں - ہجرت کے زمانے میں حضرت ابوبکر آنحضرت صلعم کے ساتھ یہ غار ثور میں تھے یہ دن بھر مکہ میں رہ کے قریش کے منصوبوں کی ٹوہ لگاتے رہتے - اور رات کو غار میں پہنچ جاتے تھے - طائف کی لڑائی میں اُن کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پاؤں میں تیر کا زخم آیا تھا۔ اسی کے صدمہ سے وفات پائی۔ تیسرے لڑکے محمدؓ تھے۔ جو مدینہ میں پیدا ہوئے ؎

حضرت ابوبکر کی بڑی صاحبزادی حضرت اسما تھی۔ اُن کی شادی حضرت زبیر بن العوام سے ہوئی تھی۔ جو بڑے رتبہ کے صحابی تھے۔ دُوسری صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ تھیں۔ جو رسُولِ خداصلعم کے نکاح میں آئیں۔ تیسری صاحبزادی ام کلثوم تھیں۔ عبداللہ کے اولاد نہیں ہوئی۔ اس لیئے حضرت ابوبکر کی اولاد کا سلسلہ عبدالرحمن اور محمد سے چلا؎

حضرت ابوبکر جس زمانے میں رسُولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ابھی آپ کو رسالت نہیں ملی تھی۔ لیکن جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا۔ کہ مجھے اللہ نے اپنا رسُول بنایا۔ اور لوگوں کو ہدایت کرنے کا حکم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیا ہے - تو اُنہوں نے لمحہ بھر کے لئے تأمل کئے
بغیر کہا - میں آپ کی رسالت پر ایمان لاتا ہوں
جب اُنہیں خلافت ملی تو وہ بڈھے ہو
چکے تھے - اکسٹھ برس کی عمر تھی - لیکن جب
لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا - اور
عرب کے چوبیس قبیلے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو
گئے تو حضرت ابو بکر نے ایسی ہمت دکھائی -
کہ سب لوگ دنگ رہ گئے - صحابہ میں بعض
لوگوں کا خیال تھا کہ جو قبیلے زکوٰۃ نہیں دینا
چاہتے - اُنہیں زکوٰۃ معاف کر دینا چاہیئے - لیکن
ابو بکر نے نہ مانا اور کہنے لگے - کہ اگر تم لڑنا نہیں
چاہتے - میں اکیلا لڑوں گا - پھر صحابہ کو ساتھ
لے کے مدینہ سے نکلے - اور جو لوگ بڑے
لاؤ لشکر کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے آئے تھے
اُنہیں پے در پے شکستیں دے کے تتر بتر کر دیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت ابو بکر صدیق کا سینہ ایمان کا خزینہ تھا - اور اُن کے دِل کو اللہ اور اُس کے رسُول کی محبّت نے مالا مال کر رکھا تھا - اُنھوں نے اگرچہ صرف سوا دو برس خلافت کی - لیکن اس تھوڑے سے عرصے میں ایسے کارنامے انجام دیئے - جنھیں صدیوں میں انجام دینا مُشکل معلوم ہوتا ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج
کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج
کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE